فون نمبر ۲۹

REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — بعد جمعہ

فی پرچہ ایک آنہ تین پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ — ۵ ہجرت ۱۳۴۰ہش — ۵ مئی ۱۹۶۱ء — نمبر ۱۰۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۴ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

تحریکِ جدید کے مالی سال ۲۷/۱۷ کے آغاز پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام مخلصین جماعت کے نام

ہماری جماعت نے قیامت تک اسلام اور احمدیت کو پھیلاتے چلے جانا ہے! اللہ تعالیٰ آپ کو تحریکِ جدید میں پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ حصہ لینے کی توفیق بخشے

حضور کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز پیغام انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے پڑھ کر سنایا تھا۔ اب یوم تحریکِ جدید کی تقریب میں اسے پھر پڑھ کر سنانے کا اہتمام کیا جائے۔ (وکیل المال اوّل)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ جماعت احمدیہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے دوستوں کو اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ جوش اور اخلاص کے ساتھ حصہ لینے اور اپنے وعدوں کو پچھلے سالوں سے بڑھ کر پیش کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ تحریک جدید کوئی نئی یا عارضی چیز نہیں بلکہ قیامت تک قائم رہنے والی چیز ہے۔ اس لئے مجھے ہر سال اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن چونکہ مجھے کہا گیا ہے کہ میں اس بارہ میں اعلان کردوں۔ اس لئے میں تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں اور دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کا نمونہ دکھائیں تاکہ تبلیغ کا کام قیامت تک جاری رہے۔ یہ امر یاد رکھو کہ ہماری جماعت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کام قیامت تک جاری رہے گا۔ پس ہمیں بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارے سپرد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشاعتِ اسلام کا جو کام کیا گیا ہے۔ وہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے۔ اور ہمیں قیامت تک آپؐ کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانیوں سے کام لینا پڑے گا۔

بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت اشرار الناس پر آئے گی۔ لیکن اگر لوگ نیکی پر قائم رہیں تو خدا تعالیٰ اس کو بدل بھی سکتا ہے۔ اور بالکل ممکن ہے کہ قیامت اشرار الناس پر نہیں بلکہ اخیار الناس پر آئے۔ یہ تو امت کے اختیار میں ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ایسا اچھا بنالے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی تقدیر کو بدل دے اور قیامت آنے کے وقت بھی دنیا میں اچھے لوگ ہی ہوں بُرے نہ ہوں اور چونکہ اس زمانہ میں دنیا کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو کھڑا کیا ہے۔ اور ہماری جماعت نے قیامت تک اسلام اور احمدیت کو پھیلاتے چلے جانا ہے۔ اس لئے ہماری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا فضل کرے کہ قیامت اچھے لوگوں پر ہی آئے۔ اور ہماری جماعت کے افراد کبھی بگڑیں نہیں بلکہ ہمیشہ نیکی اور تقویٰ پر قائم رہیں۔ سلسلہ سے پورے اخلاص کے ساتھ وابستہ رہیں۔ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرتے رہیں۔ اور اپنے نیک نمونہ سے دوسروں کی ہدایت کا موجب بنیں۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ لوگ بھی اپنا اچھا نمونہ دکھائیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے عملی نمونہ اور جدوجہد سے نیک بنانے کی کوشش کریں۔ تاکہ قیامت اشرار الناس پر نہیں بلکہ اخیار الناس پر آئے اور ہمیشہ آپ لوگ دین کی خدمت میں لگے رہیں۔ جو خدا تقدیریں بناتا ہے وہ اپنی تقدیروں کو بدل بھی سکتا ہے۔ اگر آپ لوگ اپنے اندر ہمیشہ نیکی کی روح قائم رکھیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے فعل کے ساتھ اپنی تقدیر کو بھی بدل دے گا۔ اور قیامت تک نیک لوگ دنیا میں قائم رہیں گے۔ جو خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرتے رہیں گے۔

پس کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو قیامت تک لئے چلا جائے اور اخیار کی صورت میں لے جائے نہ کہ اشرار کی صورت میں۔ اور ہر سال جو ہماری جماعت پر آئے۔ وہ زیادہ سے زیادہ نیک لوگوں کی تعداد ہمارے اندر پیدا کرے۔ اور ہماری قربانیوں کے معیار کو اور بھی اونچا کر دے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور وہ آپ کو اس تحریک میں پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ اور ہمیشہ آپ کو خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین

خاکسار: مرزا محمود احمد

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ رمئی ۱۹۶۱ء

خاتم النبیین کے معنی کا تعین

کوئی مسلمان ایسا نہیں ہو سکتا جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانتا ہو۔ جو شخص آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتا وہ قرآن کریم کی صریح آیہ کریمہ کی تکذیب کرتا ہے جس میں آپ کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔

یعنی (حضرت) محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ تعالےٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

یہ الٰہی تصریح صاف صاف لفظوں میں ہے اور کوئی شخص جو آپ کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے ایک حکم کی نافرمانی کرے وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ آپ کو خاتم النبیین مانے۔

البتہ خاتم النبیین کے معنی میں شروع ہی سے اختلاف چلا آیا ہے۔ اکثر لوگوں کے نزدیک اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد دروازہ نبوت بالکل بند ہو چکا ہے اب کوئی شخص مبعوث نہیں ہو سکتا جس کو نبی کا نام دیا جائے۔ دوسرا خیال یہ ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ پر تمام نبوت کے مدارج ختم ہو چکے ہیں اب نبوت کا کوئی درجہ باقی نہیں رہا۔ جس کی آپ پر تکمیل نہ ہوئی ہو۔ خاتم کے معنی مہر کے ہوتے ہیں۔ اول خیال کے لوگ کہتے ہیں کہ مہر خاتمہ پر یا کسی چیز کو بند کرنے کے لئے لگائی جاتی ہے۔ اس لئے خاتم النبیین کے معنی ہیں ایسی مہر جس نے سلسلہ نبوت کو ختم یا بند کر دیا ہے۔ دوسرے خیال کے لوگ کہتے ہیں ہمیشہ مہر تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے کہ فلاں چیز فلاں شخص کی تصدیق شدہ ہے۔ مہر کسی چیز کو خود بند نہیں کرتی۔ بلکہ بند کرنے والے کا نشان ہوتی ہے۔

جو لوگ نبوت کے دروازہ کو ہمیشہ کے لئے بند کرنے کے قائل ہیں وہ قرآن کریم سے یہ دلیل دیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ

الیوم اکملت لکم دینکم

یعنی آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔ اسی طرح بعض دیگر آیات ہیں مثلاً تمت کلمت ربکم صدقاً وعدلاً لامبدل لکلماتہ۔

یعنی اللہ تعالےٰ کا کلمہ پورا ہو چکا۔ صدق اور عدل کے ساتھ اسکے کلمات کا کوئی مبدل نہیں ہے۔

یہ آیات اور اس قسم کی دیگر آیات سے جو بات تمام یا کامل ہوئی ہوئی ثابت ہوتی ہے وہ شریعت ہے جو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا نبوت صرف شریعت کے نزول تک ہی محدود ہے یا یہ کہ نبوت کے اور بھی اوصاف ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام خاص کر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسوۂ حسنہ بھی فرمایا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جتنے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے ہیں وہ سب کے سب شریعت لانے والے نہیں تھے۔ بلکہ پہلی شریعت پر ہی عمل کرانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ موسوی سلسلہ انبیاء علیہم السلام میں ایسے ہی انبیاء مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ جن کو کوئی نئی شریعت نہیں دی گئی بلکہ جو توراۃ پر ہی عمل کرانے کے لئے نازل ہوئے۔

اس سے ثابت ہے کہ ایسے انبیاء علیہم السلام آ سکتے ہیں جو کوئی شریعت تو نہ لائیں لیکن پہلی شریعت پر عمل کرائیں۔ اس لئے جو آیات قرآنیہ خاتم النبیین کے اس معنی کی تائید میں پیش کی جاتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دروازہ نبوت بالکل بند ہے ان سے یہ تو واضح ہوتا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی۔ جو شریعت آئی تھی وہ آپ کے ذریعہ مکمل طور پر آ چکی ہے اب کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو نئی شریعت لائے اس لئے ان دیگر قرآنی آیات کی روشنی میں خاتم النبیین کے یہ معنی تو صحیح ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا جو آ بھی آ اور وہ شریعت کو منسوخ کرے۔ آپ کے ذریعہ کامل دین آ چکا ہے اور اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

یعنی ہمیں نے ذکر اتارا ہے اور ہمیں اسکے حافظ ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم اسی شکل وصورت میں اب بھی صحیح وسالم موجود ہے جس میں وہ آپؐ پر نازل ہوا تھا۔ آج تک ایک زیر وزبر کا بھی فرق نہیں پڑا اور نہ آئندہ فرق پڑنے کا امکان ہے۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے اسوۂ حسنہ بھی بنایا ہے۔ یعنی آپ کو قرآن کریم پر عمل کرنے والوں کے لئے ایک بہترین نمونہ بنایا ہے۔ یہ درست ہے کہ جس طرح آپؐ نے قرآن کریم پر عمل کر کے دکھایا وہی اللہ تعالےٰ کی منشاء تھی۔ آپؐ نے کامل طور پر اس پر عمل کیا اور دوسروں کے سامنے اپنا نمونہ پیش کیا۔ یہ نمونہ بے نظیر ہے۔ اور یہ آپؐ کی نبوت کا ہی جزو تھا۔ آپؐ نے بطور نبی اللہ کے ہی یہ نمونہ پیش کیا ہے۔

تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس مکمل نمونہ عمل کا تعلق آپؐ کی حیات طیبہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ چنانچہ جن صحابہ کرامؓ نے آپ کا نمونہ عمل کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا ان کی حالت اور ان لوگوں کی حالت میں بہت فرق ہے جنہوں نے وہ نمونہ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا بلکہ صرف دوسروں کے عمل سے دیکھا یا سنا۔

اس سے ظاہر ہے کہ جہاں آپؐ کی نبوت کا شرعی حصہ ہمیشہ تک کے لئے قائم ہے۔ آپؐ کا بے نظیر اسوۂ حسنہ جو آپؐ کی نبوت کا ہی حصہ ہے آپؐ کی حیات طیبہ کے اختتام کے ساتھ اس لحاظ سے ختم ہو گیا کہ بعد میں آنے والے صحابہ کرام کی طرح آپ کو قرآن پر عمل کرتے ہوئے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے اس کے ساتھ یہ بھی درست ہے کہ آپ کا اسوہ حسنہ قیامت تک کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ چونکہ تقاضائے بشریت آپ ہمیشہ تک زندہ نہیں رہ سکتے تھے تاکہ ہر آنے والی نسل آپؐ کو عمل کرتے ہوئے دیکھ سکے اس لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالےٰ اس کو قیامت تک قائم رکھنے کے لئے کوئی ذریعہ اختیار کرتا تاکہ آئندہ نسلیں اس سے مستفید ہوں۔

اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے سلسلہ مجددین قائم کیا۔ اس طرح

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

کے مطابق قرآن مجید کی ظاہری حفاظت کی تھی اس کی معنوی حفاظت کا سامان بھی کر دیا۔ مجددین اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس لئے کھڑے ہوتے رہے ہیں کہ قرآن کریم پر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کو یعنی آپ کے اسوہ حسنہ کو اللہ تعالےٰ کی ہدایت پیش کریں تاکہ ہر ایک انسانی نسل اپنے زمانہ کے لحاظ سے اس سے مستفید ہو۔

یہ اللہ تعالےٰ کے علم میں تھا کہ ایک ایسا وقت آنے والا ہے جب بر و بحر میں پھر فساد بپا ہو جائے گا۔ اور قرآن کریم مہجور چھوڑ دیا جائے گا۔ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ دنیا فراموش کر دیگی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے مجدد کو حلل انبیاء سے ملبوس کر کے نازل فرمایا اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے اس کو نبوت کے غیر تشریعی پہلو سے سرفراز فرمایا۔ تاکہ دنیا کے سامنے مثالی نمونہ آ جائے ایسے مجدد کا نام پیشگوئی میں ابن مریم اور الامام المہدی رکھا گیا ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے لا المہدی الا عیسیٰ اس طرح آنے والا موعود ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی کہلایا۔ گویا ایسا نبی نہیں آ سکتا جو قرآنی شریعت کو منسوخ کر کے اپنی نئی شریعت دنیا کے سامنے پیش کرے تاہم ضرورت کے وقت ایسا نبی آنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے جو قرآن پر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کو اللہ تعالےٰ کی ہدایت سے دنیا میں پیش کرے۔ ایسا نبی مستقل نبی نہیں ہوتا بلکہ آنحضرت صلعم کے فیض سے نبوت کا مقام پاتا ہے کیونکہ وہ آپ ہی کے اسوہ حسنہ کو پیش کرتا ہے اپنی طرف سے کچھ بھی پیش نہیں کرتا۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اس طرح جو لوگ خاتم النبیین کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ دروازہ نبوت ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے وہ انا لہ لحافظون کے معنوی پہلو کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ سنت رسول اللہ کے بعض لوگ آج کل منکر ہیں اور احادیث نبوی کو محض معمولی تاریخ کی حیثیت دیتے ہیں اور بعض دوسرے لوگ اس کو قرآن کریم پر بھی قاضی قرار دیتے ہیں۔ یہ افراط وتفریط اسی پروگرام کو نظر انداز کرنے سے پیدا ہو رہی ہے+

درخواست دعا

میرے خاوند مسعود احمد صاحب عرصہ چھ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں اللہ تعالےٰ جلد انہیں شفاء اور میری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(سعیدہ بیگم کوئٹہ)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہمارے تعلیمی اداروں کو چاہیئے کہ اپنے اندر بیداری پیدا کریں

طلباء کی علمی اخلاقی اور مذہبی نگرانی کے سلسلہ میں اپنے فرائض کو پوری ہوشیاری سے ادا کرنا چاہیئے

فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۲۶ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ... اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

فرمایا:

ایک حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنتیوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا ہے کہ

اھل الجنۃ بلہ

یعنی جنتی بالکل سادہ مزاج ہوں گے۔ اس حدیث سے بعض لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ دنیاوی کاموں میں ہوشیاری اور بالغ نظری بھی

ایک مومن کی شان کے خلاف

ہے۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ ان معنوں کو باطل ثابت کر رہا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے کے بعد متواتر آٹھ سال تک کفار سے آپ کی لڑائی جاری رہی۔ مگر اس لمبے عرصہ میں ایک بھی مثال اس قسم کی نہیں ملتی کہ مسلمانوں کی غفلت کی حالت میں کفار نے ان پر حملہ کر دیا ہو۔ سو کے قریب مسلمانوں کی کفار کے ساتھ لڑائیاں ہوئیں۔ اور اگر چھوٹے چھوٹے غزوات کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو دو اڑھائی سو کے درمیان تک ان کی تعداد پہونچ جاتی ہے۔ یعنی اگر اوسط نکال لی جائے۔ تو ان آٹھ سالوں میں متواتر ایک ایک مہینے میں تین تین اور چار چار واقعات اس قسم کے ہو جاتے تھے۔ مگر جہاں تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نگرانی کا سوال ہے

مورخ حیران ہوتے ہیں

کہ ان بے شمار لڑائیوں میں اتنے لمبے عرصہ تک ایک بھی مثال اس قسم کی نہیں ملتی کہ دشمن نے آپ کی غفلت میں مسلمانوں پر حملہ کر دیا ہو۔ غزوۂ خندق کے موقعہ پر بھی کفار نے خفیہ خفیہ تیاریاں کر کے اور یہ سمجھ کر کہ مسلمان اس وقت سست رہیں غفلت کی حالت میں ہی حملہ کیا مگر جب وہاں پہنچکر دیکھا تو مسلمان مدینہ کے باہر دشمن کا انتظار کر رہے تھے۔ یہ اتنی ہوشیاری کی بات ہے کہ اس کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔ مگر لوگوں نے بے وقوفی سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے یہ معنے سمجھ لئے کہ جنت میں وہی شخص جائے گا جو اتنا سادہ ہو گا کہ اسے دنیا جہان کی کوئی خبر ہی نہیں ہو گی۔ حالانکہ اس حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کا نقشہ نہیں کھینچا بلکہ

اھل الجنۃ کا نقشہ

کھینچا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ کہ جنتی لوگوں کے دلوں میں سے ہر قسم کا کینہ اور بغض نکال لیا جائے گا جب ان کے سینوں میں سے ہر قسم کی برائی نکال لی جائے گی۔ تو ان پر تو کسی قسم کے شبہ کی گنجائش ہی نہیں رہ جاتی۔ مگر لوگ اس کے یہ معنے لیتے ہیں کہ

المومن بلہ

حالانکہ یہاں یہ فرمایا گیا ہے کہ

اھل الجنۃ بلہ

اس کی ایسی ہی مثال ہے

جیسے اگر کوئی شخص جس کے پاس دس بیس ہزار روپیہ ہوں کسی ایسی جگہ رات گزارے جہاں اس کے کہنے میں خدا تعالیٰ کا کوئی مقدس انسان یا ولی موجود ہو۔ اور وہ اپنے مکان کو تالا لگاتا پھرے۔ تو یہ اس کی حماقت کی علامت ہو گی۔ اسی طرح جب جنت کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ وہاں رہنے والوں کے دلوں میں سے ہر قسم کا کینہ بغض اور تمام قسم کی برائیاں نکال لی جائیں گی۔ اور وہ بالکل فرشتے بن جائیں گے تو

اھل الجنۃ بلہ

کہنا بالکل درست ہوا۔ مگر لوگ اس کے یہ معنے لیتے ہیں کہ

المومن بلہ

حالانکہ یہ اشارہ تو اس طرف کیا گیا ہے۔ کہ جس طرح دنیاداروں پر اعتبار کرنے والا بے وقوف ہے۔ اسی طرح جن پر اعتبار کیا جا سکے ان پر اعتبار نہ کرنا بھی گناہ ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر ایک پر خواہ وہ کس قسم کا ہو اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو صرف اس مومن کی شان ہے جو اھل الجنۃ ہو اور مطلب یہ ہے کہ اگر اس قسم کے نیک لوگ ہوں جن پر اعتبار کیا جا سکتا ہو۔ تو ان سے ہوشیاری کی ضرورت نہیں۔ اور اگر نیک نہیں۔ تو ان سے ہوشیاری بہت ضروری چیز ہے۔ پس اس میں صرف یہ اشارہ ہے کہ

مومن کو ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیئے

مگر آجکل کے جاہلوں نے بے وقوفی سے اس کے یہ معنے سمجھ لئے ہیں کہ کسی مسلمان پر کبھی شک نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اس حدیث کو جو اپنے اندر نہایت لطیف معنے رکھتی ہے کچھ کا کچھ سمجھ بیٹھے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہتے ہیں۔ کوئی شخص کتاب پڑھ رہا تھا۔ اس میں اس نے پڑھا کہ جس شخص کا سر چھوٹا اور داڑھی لمبی ہو۔ وہ بے وقوف ہوتا ہے۔ اس نے اپنے سر کو دیکھا۔ تو وہ چھوٹا تھا۔ اور داڑھی کو دیکھا۔ تو وہ لمبی تھی۔ اس نے حماقت سے یہ سمجھ لیا کہ صبح کو ہر شخص جو مجھے دیکھے گا۔ وہ میرے سر کو چھوٹا اور داڑھی کو لمبا دیکھ کر کہے گا۔ کہ یہ بے وقوف ہے۔ اس نے سوچا کہ سر کو تو میں بڑا نہیں کر سکتا۔ اور سر کو چھپایا بھی جا سکتا ہے۔ بڑی سی پگڑی سر پر رکھ دونگا۔ مگر داڑھی کا کوئی انتظام ہونا چاہیئے قینچی تو اس کے گھر میں تھی نہیں۔ جس سے وہ داڑھی کو کاٹ کر چھوٹا کر سکتا۔ دیا جل رہا تھا (اس زمانے میں لیمپ نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ لوگ دیئے جلاتے تھے) اس نے سوچا ایک مشت سے جتنی لمبی داڑھی ہے۔ اس کو کم کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ اس نے مشت میں داڑھی پکڑ کر دیئے کے اوپر رکھ دی۔ داڑھی جلتے جلتے جب آگ کی گرمی اس کے ہاتھ کو پہنچی تو جھٹ اس نے ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور ساری داڑھی جل گئی۔ وہ کہنے لگا۔ واقعی میں بے وقوف ہوں۔ اور کتاب والے نے بالکل ٹھیک لکھا ہے۔ اسی طرح

اھل الجنۃ بلہ

میں ایک نہایت

اعلیٰ درجہ کا نکتہ

بیان کیا گیا تھا۔ مگر نادانوں نے اس کی شکل کو بگاڑ دیا۔ اس کا مطلب تو یہ تھا کہ جن سے بدی کا امکان ہی نہ ہو۔ ان پر بدظنی کرنا بے ایمانی ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص مکان کو تالہ لگاتا ہے۔ تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں۔ کہ کوئی چور اس میں سے کچھ لے نہ جائے۔ لیکن اپنے گھر میں وہ ہر وقت تالا نہیں رکھتا۔ کیونکہ اسے اپنے بیوی بچوں پر اعتماد ہوتا ہے۔ اسی طرح جہاں غیروں سے ہوشیار رہنا نیکی ہے۔ وہاں ایسے لوگوں پر

بدظنی کرنا

بھی جن سے برائی کا امکان ہی نہ ہو گناہ ہے۔ اھل الجنۃ کے متعلق تو اللہ تعالیٰ کی شہادت موجود ہے۔ کہ وہ نیکی اور تقدس کے اعلیٰ مقام پر ہیں

پس اگر کوئی اہل جنت سے اپنا شو سنبھالتا ہے۔ تو وہ اپنی بے ایمانی کا آپ اظہار کرتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے گواہی دے دی۔ کہ

یہ لوگ نیک ہیں

تو ان سے شو سنبھالنے کی کیا ضرورت ہے۔ پس وہاں تو ایمان کی یہ علامت ہو گی۔ کہ اپنے بٹوے کی پرواہ نہ کی جائے۔ کیونکہ وہ سب ولی اللہ ہونگے اور ان کو اھل الجنۃ کا مقام حاصل ہو چکا ہو گا۔ لیکن دنیا میں چونکہ ہر قسم کے لوگ بستے ہیں۔ اس لئے مومن کا فرض ہوتا ہے کہ وہ

چوکس اور ہوشیار

رہے۔ اور دوسرے لوگوں کی کارروائیوں سے پوری طرح باخبر رہے تاکہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچے مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس اس قسم کی شکایتیں پہونچتی ہیں کہ بعض لوگ

ہمارے مدرسہ

کے بعض بچوں کو ورغلا کرلے جاتے ہیں اور دفتر افسروں کو اس کا علم تک نہیں ہوتا۔ یہ ایک ایسی فروگذاشت ہے جو نہایت افسوسناک ہے۔ بچے ہماری جماعت کی ایک قیمتی متاع ہیں۔ اگر ہم ان کی نگرانی نہیں کریں گے۔ تو ہم اپنی قوم سے دشمنی کرنیوالے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک لطیفہ

بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص جو بڑا امیر اور مکھو چی تھا وہ ایک دن مسجد میں نماز پڑھنے گیا۔ اس کو افیون کھانے کی عادت تھی (اور افیونی عام طور پر افیون کھانے کے بعد کوئی میٹھی چیز منہ میں رکھتے ہیں اور اسکو چوستے رہتے ہیں) وہ افیونی امیر جب مسجد کے قریب گیا تو باوجودیکہ وہ مکھو چی تھا۔ زمین پر ادھر ادھر ہاتھ مارنے لگ گیا۔ لوگ اس کو اس طرح زمین پر ہاتھ مارتے دیکھکر کھڑے ہو گئے انہوں نے سمجھا خدا جانے اس کی کیا قیمتی چیز گر گئی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا کوئی انگوٹھی یا ہیرا گم گیا ہے؟ اس نے کہا انگوٹھی یا ہیرے کی تو کوئی بات نہیں خدا تعالےٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ میرے منہ سے ایک ریوڑی گر گئی ہے لوگوں نے کہا بھلا آپ جیسے امیر آدمی کے لئے ریوڑی کی کیا بات ہے۔ یہ تو بالکل معمولی چیز تھی اس نے کہا ہے تو معمولی چیز لیکن اگر کسی غیر افیمی کے ہاتھ آگئی تو وہ کڑک کرکے ایک ہی دفعہ کھا جائے گا۔ اور اصل مقام تو ریوڑی کا یہ ہے کہ آدمی اسکو منہ میں رکھ کر آہستہ آہستہ چوستا رہے اور گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک اسکے مزے لیتا رہے۔ کڑک کرکے ایک ہی دفعہ ریوڑی کو نگل جانا اسکی ہتک کے مترادف ہے ذرا

اندازہ تو لگاؤ

کہ ایک افیمی تو ایک ریوڑی کو اتنا سنبھالتا ہے اور اسکو اتنا فکر ہوتا ہے کہ اگر کسی غیر افیمی کے ہاتھ آگئی تو وہ اسکی بے قدری کرے گا اور ہمارے سپرد بچے ہوں اور ہم ان کو نہ سنبھالیں۔ بچوں کی اتنی بھی قدر نہ کرنا جتنی کہ اس افیمی نے ریوڑی کی کی تھی یہ کتنی افسوسناک بات ہے۔ اگر ہم بچوں کو سزا دیں اور وہ سزا سے ڈر کر بھاگ جائیں تو ہمیں اسکی کوئی پرواہ نہیں۔ مگر کوئی شخص کسی بچہ کو ورغلا

کرلے جائے تو یہ ہماری

غفلت کی علامت ہے

مدرسہ احمدیہ میں ابتداء میں صرف چند لڑکے ہوا کرتے تھے پھر ہم نے لوگوں میں تحریکیں کر کرکے اور انہیں اس کی اہمیت بتا بتاکر زیادہ لڑکے داخل کرائے مگر افسروں نے سمجھ لیا کہ اب اتنے لڑکے آگئے ہیں۔ کہ اگر ان میں سے کچھ بھاگ بھی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ حالانکہ میرے نزدیک مدرسہ احمدیہ کی ایک ایک کلاس میں دو دو تین تین سو طلبا ہونے چاہئیں۔ میں نے عرفانی صاحب

[illegible] سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے ہاں عیسائیوں میں یہ اصول ہے کہ ہر پانچ سو آدمی کے پیچھے وہ ایک پادری رکھتے ہیں۔ ہندوستان میں اس وقت چالیس کروڑ کی آبادی ہے اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہمیں آٹھ لاکھ مبلغ چاہئیں۔ بلکہ آٹھ لاکھ بھی کافی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہزاروں گاؤں ہندوستان میں ایسے بھی ہیں جن کی آبادی سو سو اور ڈیڑھ ڈیڑھ سو آدمیوں کی ہے۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ ہمیں آٹھ لاکھ کی بجائے

سولہ ۱۶ لاکھ مبلغین

کی ضرورت ہے۔ تب جاکر ہم ان عیسائیوں کے برابر مبلغ رکھ سکتے ہیں۔ سو یا دو سو مبلغ ہندوستان میں رکھنا تو چھٹی کے برابر بھی نہیں۔ مگر افسوس ہے کہ لوگوں میں اس کے متعلق ابھی پورا احساس پیدا نہیں ہوا حالانکہ ہمارا کام یہ ہونا چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ لڑکوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ بلکہ ہندوستان میں بھی مختلف جگہوں پر مدرسہ احمدیہ کی شاخیں قائم کریں اور وہاں بھی ہر جماعت میں دو دو اور تین تین سو طالب علم داخل ہوں۔ مگر

لوگ دور بینی بہت کم استعمال کرتے ہیں اور ہمت ہار کے بیٹھ رہتے ہیں۔ جو شخص اس وقت مارس موٹر کمپنی [illegible] کا مالک ہے وہ کسی وقت سائیکلوں کی مرمت کیا کرتا تھا لیکن اب وہ کروڑپتی ہے اسی طرح اور بھی سینکڑوں لوگوں کی مثالیں ملتی ہیں جو شروع میں نہایت ادنےٰ حالت میں تھے مگر آہستہ آہستہ ترقی کرکے وہ

بہت بڑی شخصیت

کے مالک بن گئے ایک شخص جو اس وقت امریکہ کے سب سے بڑے بنک کا ڈائریکٹر ہے اور امریکہ کے پریذیڈنٹ کا دوست ہے وہ کسی وقت معمولی چپڑاسی تھا۔ زندہ لوگوں کے اندر حوصلہ ہوتا ہے اور وہ ترقی کر جاتے ہیں جو شخص کام کرنے والا ہوتا ہے وہ ہمیشہ اپنی اور قوم کی ترقی اور بہبود کے لئے سوچتا رہتا ہے۔ مگر وہ شخص جو افیمی کی طرح پڑا رہتا ہے اسکو کیا اگر پچاس لڑکے ہو گئے تو بھی اور اگر سو ہو گئے تو بھی وہ اپنی اونگھ سے ہوشیار ہی نہیں ہوتا ایسے لوگ قومی ترقی میں روک بن جاتے ہیں اور دوسروں پر بھی برا اثر ڈالنے کا موجب ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اندھے لوگ ہمارے نشانوں کے پاس سے گذر جاتے ہیں یہی حال ان لوگوں کا ہے

مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ

کو تو چاہیئے تھا کہ وہ ہر ہفتے ایک میٹنگ کرتے اور سوچتے کہ ہمارے مدرسہ کی تعلیم کے اندر ابھی کونسی کمی ہے اور لڑکوں کے اندر کون کونسے عیوب ہیں اور پھر ان کو دور کرنے کی کوشش کرتے پھر وہ سارے ہندوستان میں مدرسہ احمدیہ کی شاخیں کھولنے کی تجاویز پر غور کرتے اور ان کے متعلق سکیمیں سوچتے مگر ہمارا ماسٹر تو سوائے اسکے کہ وہ مردے کی طرح ڈھیر ہوکر پڑا رہے اور کوئی کام ہی نہیں کرسکتا اور کبھی اسکو احساس تک نہیں ہوتا کہ میرے فرائض کونسے فرائض ہیں یہی حال ہیڈ ماسٹروں اور پرنسپلوں کا ہے ان کو ایسی باتوں کی طرف کسی قسم کی توجہ نہیں ان کے رجسٹروں کو دیکھو تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ سال میں ایک بھی اس قسم کا جلسہ نہیں ہوا جس میں وہ اس بات کے متعلق سوچتے کہ تعلیم کو کس طرح بڑھایا جاسکتا ہے اور

لڑکوں کی اصلاح

کے لئے کیا کیا ذرائع اختیار کئے جا سکتے ہیں یہ ایسی باتیں ہیں جو ان لوگوں کی غفلت اور جمود پر دلالت کرتی ہیں اگر استاد پر جمود اور سکون ہو تو اس کے شاگرد لازماً اس سے بھی جمود اور سکون میں بڑھ جائیں گے۔ لیکن اگر استاد ہوشیار ہوگا۔ تو اس کا شاگرد اس سے بھی زیادہ ہوشیار ہوگا۔ پس تعلیمی اداروں کو اپنے اندر بیداری پیدا کرنی چاہیئے اور طلباء کی علمی اور اخلاقی اور مذہبی نگرانی کے سلسلہ میں اپنے فرائض کو پوری ہوشیاری سے ادا کرنا چاہیئے۔

تحریک جدید کا معجزہ

عبدالسلام اختر ایم۔ اے

جس قدر "تحریک" دُنیا میں رواں ہوتی گئی
عام اُتنی رحمتِ ربِّ جہاں ہوتی گئی

دیکھنے میں تھے بظاہر یہ فقط اُنیس ۱۹ اگرُ!
اُستواران سے بنائے دو جہاں ہوتی گئی

جب سے سادہ زندگی ہم نے کیا اپنا شعار
زندگانی کامیاب و کامراں ہوتی گئی

"دفترِ اوّل" نے رکھی ایک بنیادِ جہاں
"دفترِ ثانی" سے تزئینِ جہاں ہوتی گئی

ذاتِ باری سے تعلق جس قدر بڑھتا گیا
عمرِ فانی بڑھ کے عمرِ جاوداں ہوتی گئی

کیا نہیں یہ معجزہ ہر دیس نے بدلا لباس
جو زمیں ہم نے بسائی۔ قادیاں ہوتی گئی

رفتہ رفتہ فطرتِ انساں ہوئی مائل بہ حق!
ہوتے ہوتے ہر حقیقت خود عیاں ہوتی گئی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ فاقہ کش جو بحرین کے گورنر بنے

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ الجامعہ)

(۴)

درایت ابوہریرہؓ

حافظہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی بدولت آپ کو بے مثال عطا ہوا تھا۔ لیکن درایت یعنی حدیث کے مفہوم کے اعتبار سے حضرت ابوہریرہؓ کا مقام قابل رشک نہ تھا محدثین نے آپؓ کی درایت کو موضوع سخن بنایا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قوت حافظہ اور فہم و ذکاوت دو علیحدہ قوٰی ہیں۔ ترمذی میں ایک حدیث ان سے مروی ہے" الوضوء مما مست النار" کہ جس چیز کو آگ چھو جائے اگر اسے استعمال کیا جائے تو اس کی وجہ سے دوبارہ وضو کرنا چاہیئے۔ جب حضرت عباسؓ نے جنہیں فقاہت سے حصہ وافر ملا تھا اس پر جرح کی کہ ابوہریرہ! اگر ہم اُبلا ہؤا دودھ یا گرم پانی پئیں تو کیا پھر بھی وضو کریں۔ کیونکہ آگ نے اسی کو ہی چھوا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ حضرت ابوہریرہؓ انہیں مفہوم حدیث بتاتے۔ وہ بتلاتے کہ یہاں وضوء سے مراد وضوء شرعی نہیں بلکہ لغوی ہے یعنی کلی وغیرہ کرنا۔ انہوں نے ابن عباسؓ کو یوں چپ کرانا چاہا۔ کہ جب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان کیا کروں تو بالمقابل مثالیں نہ دیتے لگ جایا کرو۔ اور اسی کی طرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس حدیث میں توجہ دلائی ہے کہ مجھ سے حدیث سنو اسے دوسروں تک پہنچاؤ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے سننے والا حامل حدیث سے زیادہ سمجھ دار ہو (مسلم) اور یہی طریق علم کی اشاعت و ترویج میں زیادہ مناسب ہے۔

روایت ابوہریرہؓ

اب آخر میں حضرت ابوہریرہؓ کی چند مرویات ملاحظہ فرمائیں۔ یہ سب روایات "مسند احمد بن حنبل" سے لی گئی ہیں۔

(۱) کسی شخص کا عمل اسے نجات نہیں دے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپؐ بھی؟ ارشاد ہؤا۔ ہاں سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت مجھے اپنی پناہ میں لے لے۔

معلوم ہؤا اپنے اعمال پر ناز کی بجائے خدا کی رحمت کے طلبگار بننا چاہیئے۔

(۲) ایک بدکار عورت نے دیکھا کہ کتے کا بچہ شدت پیاس سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس عورت نے کوشش سے کنوئیں سے پانی نکال کر کتے کو پلایا۔ خدا تعالےٰ نے اس عورت کے فعل کو قبول فرمایا اور اس نیکی کے صدقے اسے بخش دیا کہ اس نے خدا کی مخلوق پر رحم کیا۔

(۳)۔ ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہ کی تھی۔ خدا تعالےٰ کے سامنے حساب کے لئے پیش ہؤا تو اس نے عرض کیا۔ خداوندا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ اور میرا غلام جب وصولی کیلئے جاتا تھا تو میں اسے یہ ہدایت دیتا کہ اگر اس پر تنگی ہو تو درگذر کرنا تنگ نہ کرنا۔ خدا نے فرمایا تو نے میرے بندوں سے درگذر کیا جا میں تجھ سے درگذر کرتا ہوں۔

(۴) اگر یہود کے دس علماء مجھ پر ایمان لے آئیں تو تمام یہود مجھ پر ایمان لے آئے۔

(۵) جسے قاضی بنایا گیا وہ گویا بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

(۶) بندہ سب سے زیادہ قریب خدا کے اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہوتا ہے۔ پس سجدہ میں زیادہ دعا کیا کرو۔

(۷) اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کیا ثواب ہے اور پھر انہیں پہلی صف میں جگہ کے حصول کے لئے قرعہ اندازی کرنا پڑے تو وہ قرعہ اندازی کریں۔

(۸) آدمیوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیئے اور عورتوں کو تالی یعنی مردوں کو داد دینے کے لئے زبان استعمال کرنی چاہیئے۔ اور عورتوں کو آواز نکالنے کی بجائے تالی بجانی چاہیئے۔ مردوں کو نسائیت اختیار نہیں کرنی چاہیئے بلکہ مردانگی کا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ اور عورتوں کی آواز بھی پردے میں شامل ہے۔ لہٰذا انہیں اس سے احتراز کرنا چاہیئے۔ اور تالی سے کام لینا چاہیئے۔

(۹) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر بہتی ہو اور فرمایا پانچ وقت اس نہر میں نہائے تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں۔ فرمایا پھر اگر پانچ وقت وضو کر کے خدا کے حضور نماز کے لئے آجاؤ تو تمام گناہ دُھل جائیں گے یہ روحانی نہر ہے۔ جس میں غوطہ زنی سے گناہوں کی آلائش دور ہوگی۔

(۱۰) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں۔

(۱۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ میری آمد کا مقصد اعلےٰ اخلاق کی تکمیل ہے۔

(۱۲) غیبت کی تعریف تیرا اپنے بھائی کا ایسا ذکر ہے جسے وہ ناپسند کرے۔

(۱۳) مومن کو جو بھی غم۔ فکر یا تکلیف پہنچتی ہے۔ حتیٰ کہ اگر اُسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کے بدلے میں اس کے آخرت میں گناہ کم ہو جاتے ہیں یا اس کی سزا معاف ہوتی ہے یا اس کے درجات بلند کئے جاتے ہیں۔

مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب کی صحت کے لئے تحریک دعا

مکرم چوہدری صاحب کی صحت میں ترقی ایک مقام پر آکر رک گئی ہے۔ بائیں ہاتھ کی انگلیاں تھوڑی تھوڑی حرکت تو کرتی ہیں۔ لیکن قوت گرفت تا حال پیدا نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ مکرم چوہدری صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظم دفتر جماعت احمدیہ۔ لاہور)

تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کا اہتمام

مکرم پیر احمد زمان شاہ صاحب ساکن دوتہ نے امسال مبلغ ۶۰ روپے کا وعدہ فرمایا۔ جب مکرم انسپکٹر صاحب تحریک جدید نے انہیں وعدہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے اپنے ناخوشگوار حالات کے باوجود فرمایا کہ انہیں خواہ قرض لینا پڑے وہ ایک ماہ کے اندر اندر انشاء اللہ تعالےٰ سو فیصدی وعدہ ادا کر دیں گے۔

تحریک جدید کے وعدے کو پورا کرنے کے لئے ہر احمدی کو جلد از جلد اہتمام فرمانا چاہیئے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تقرر نائب امیر مقامی

سید مقبول احمد صاحب کو جماعت احمدیہ راولپنڈی کا نائب امیر ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

درخواستہائے دعا

(۱) ہمیں آجکل چند مشکلات درپیش ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری مشکلات دور فرمائے آمین (منور احمد بولانی ریڈیو سٹورز۔ راولپنڈی)

(۲) میری بندش پیشاب کا اپریشن بفضل خدا کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (میاں غلام حیدر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

(۳) فضل عمر ہسپتال میں میرا ہرنیا کا اپریشن ہو رہا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور شفایابی کے لئے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے (سردار رحمت اللہ۔ ربوہ)

(۴) میرے ابا جان مرزا محمد عظیم صاحب کا ڈنگی کے نکلنے کی وجہ سے ریلوے ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ مرزا منصور احمد سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی حال مقیم کیمبلپور)

(۵) خاکسار عرصہ اڑھائی ماہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم مجھے صحت سے نوازے۔ آمین (مستری محمد الدین محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر)

(۶) برادرم ماسٹر عبدالمنان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے لڑکے عزیز مظفر احمد کو حفظ قرآن مجید کے لئے خوشاب میں ہی حافظ کلاس میں داخل کر دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نیچے کو سارا قرآن مجید حفظ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(۷) برادرم چوہدری سیف الرحمٰن خانصاحب کا ہمہ گروڈھی کا چھوٹا بچہ نسیم احمد ایک عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچے کو صحت کاملہ عطا کرے۔ (عبدالکریم خاں شاہد کا ہمہ گروڈھی عفی عنہ چک ۲ ضلع سرگودھا)

تحریک جدید کے سلسلہ میں فعال جماعتوں کی تیاریاں

(۱) مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تحریک جدید ربوہ نے صدر صاحبان کے تعاون سے ربوہ میں یوم تحریک جدید منانے کا پروگرام مرتب فرمایا ہے۔ وہ یوم تحریک جدید پر زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں کی پیشکش کا ریکارڈ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک عزائم میں برکت ڈالے۔

(۲) مکرم حمید اسلم صاحب قائد خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر نے یوم تحریک جدید کا پروگرام مرتب فرمایا ہے۔ وہ اپنے رفقائے کار کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وصول کی کوشش میں ہیں۔ تاکہ یوم تحریک جدید ان کے لئے حقیقی نصرت و برکت کا باعث ہو۔

اسی طرح کئی فعال جماعتیں یوم تحریک جدید کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مساعی میں غیر معمولی فضل اور برکت نازل فرمائے

جملہ جماعتیں یوم تحریک جدید منانے کے بعد اولین وقت میں دفتر ہذا کو مساعی اور نتائج سے مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

عُسر اور یُسر ہر دو حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقۂ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

نمبر	نام	رقم
۱۶۱	مکرم نواب زادہ میاں محمد احمد خاں صاحب۔ دارالسلام ربوہ	۵۰ — ۰۰
۱۶۲	" راجہ محمد افضل صاحب ربوہ از دکانداران غلہ منڈی ربوہ	۱۰ — ۷۵
۱۶۳	" جناب محمود عالم صاحب۔ روہڑی سندھ	۱۰ — ۰۰
۱۶۴	" مرزا غلام حیدر صاحب۔ نوشہرہ چھاؤنی	۱۰ — ۰۰
۱۶۵	" جمعدار عبدالرحیم صاحب شوگر فیکٹری ٹنڈو محمد خاں (سندھ)	۱۵ — ۰۰
۱۶۶	" افضل رکھا صاحب چک ۱۶۶ نہر مراد بہاولپور	۱۰ — ۰۰
۱۶۷	" غلام رسول صاحب " "	۱۴ — ۷۵
۱۶۸	" ماسٹر بشیر علی صاحب اورحمہ ضلع سرگودھا	۲۵ — ۰۰
۱۶۹	" جناب عطاء اللہ صاحب ماڑے تحصیل ضلع سیالکوٹ	۹ — ۷۵
۱۷۰	" غلام نبی صاحب ڈسکہ	۳۵ — ۶۳
۱۷۱	" جناب صادق محمد صاحب ادوبسیر مظفر آباد آزاد کشمیر	۳۰ — ۰۰
۱۷۲	" جناب غلام احمد صاحب چک ۱۶۸ نہر مراد بہاولپور	۱۰ — ۰۰
۱۷۳	" جناب عبدالرشید صاحب۔ راولپنڈی	۵۰ — ۰۰
۱۷۴	محترمہ والدہ مرحومہ چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین	۱۳ — ۰۰
۱۷۵	مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب وکیل ملتان شہر	۱۰ — ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ساکن محمود آباد فارم (سندھ) نے درخواست دی ہے۔ کہ میرے والد صاحب چوہدری شاہ دین صاحب ولد محمد علی صاحب راجپوت عرصہ سات سال سے فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے مرحوم کے نام پر بسلسلہ اراضی اسلام پور سٹیٹ جو رقم واپس ملنی ہے وہ مجھے ادا کی جائے۔ مرحوم کے ورثاء میرے علاوہ میری والدہ۔ ایک بہن مسماۃ مبارکہ بیگم صاحبہ اور دیگر بھائی مسمی نسیم احمد صاحب ہیں۔ ان کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس درخواست پر مذکورہ بالا تینوں ورثاء کے علاوہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمود آباد فارم مرحوم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کی تصدیق درج ہے۔ پس اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔ بعد میں کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

تصحیح: مؤرخہ ۳۰ اپریل ۶۱ء کے الفضل میں جوہر آباد میں احمدیہ دارالمطالعہ کے قیام کی اطلاع میں ایک نام غلط چھپ گیا ہے صحیح نام "میجر شمیم احمد صاحب" ہے نہ کہ میجر بشیر احمد۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ملک شاہجہان صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ جوہر آباد)

مجلس انصار اللہ کا شعبہ مال

مجلس انصار اللہ کے شعبہ مال کے فرائض میں یہ بات بھی ہے کہ اپنے پروگراموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہے وہ مہیا کرے۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ کے فیصلہ جات کے مطابق مجلس کی طرف سے اس وقت جو مالی تحریکات جاری ہیں وہ یہ ہیں

چندہ مجلس	=	۲ پیسے فی سینکڑہ ماہوار
چندہ اجتماع	=	۵۰ پیسے سالانہ
اشاعت لٹریچر	=	ایک روپیہ فی رکن سالانہ
چندہ تعمیر	:	حسب استطاعت

اگر اراکین اس شرح کے مطابق اپنے چندے بھجواتے رہیں تو کام باقاعدگی کے ساتھ انشاء اللہ چلتا رہے گا۔ اور سستی کرنے سے کام میں ہرج واقع ہو سکتا ہے۔ اس لئے جملہ اراکین کو جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ وہ بقایادار تو نہیں۔

مجالس انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں

بیشتر مجالس انصار اللہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس کے پروگرام کے مطابق دینی کاموں میں منہمک رہتی ہیں۔ مگر ان میں سے بعض اپنی مساعی سے مرکز کو باخبر نہیں رکھتیں ایسی مجالس کے زعماء و عمائد اعلیٰ سے گذارش ہے کہ از راہ کرم ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی کارگزاری کی رپورٹ بالالتزام مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زعیم اعلیٰ مجالس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ۱۴ اپریل ۱۹۶۱ء کو بعد نماز جمعہ زعیم اعلیٰ مجالس انصار اللہ ربوہ کا انتخاب کروایا تھا۔ اس اجلاس میں انصار کی حاضری تسلی بخش نہیں تھی۔ نیز بہت سے اراکین نے جو اس اجلاس میں موجود تھے۔ ووٹ شماری میں حصہ نہیں لیا تھا۔ اس لئے صدر محترم نے اس انتخاب کو کالعدم قرار دیتے ہوئے زیر قاعدہ ۱۰۹ دستور اساسی مجلس انصار اللہ مکرم مولوی قمر الدین صاحب کو اکتوبر ۱۹۶۱ء تک کیلئے ربوہ کی مجالس انصار اللہ کے لئے زعیم اعلیٰ نامزد فرمایا ہے۔ مقامی مجالس اور اراکین ان سے تعاون فرماویں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم حکیم مبارک احمد صاحب خان ساکن ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ امانت تحریک جدید ربوہ میں میرے والد صاحب مرحوم حضرت حکیم عبدالعزیز صاحب خان کی ایک رقم مبلغ ۱۲۲/۱۳ روپے پڑی ہے۔ مرحوم کی وصیت کے مطابق اس رقم کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیا جائے اور بقیہ رقم ورثاء میں تقسیم کی جائے۔ مرحوم کے ورثاء دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ پس اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

مقامی تعلیمی ایڈوائزری کمیٹی کا قیام

ان ایام میں سالانہ امتحان ہو رہے ہیں۔ میٹرک کے طلباء سالانہ امتحان دے کر فارغ بھی ہو چکے ہیں۔ ایسے بچوں کے مستقبل کی فکر کرنا اور آئندہ تعلیم میں ان کی راہنمائی کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امراء صاحبان اس طرف فوری توجہ فرماویں اور مقامی طور پر ایڈوائزری کمیٹیاں عمل میں لاویں۔ جو سیکرٹری تعلیم مقامی اور دو ایسے احباب پر مشتمل ہوں جو بچوں کو مشورہ دے سکیں کہ فلاں فلاں تعلیمی لائن اختیار کریں۔ اگر ایسی کمیٹیوں کو مرکزی راہنمائی کی ضرورت ہو تو وہ نظارت تعلیم کو مخاطب کریں اور راہنمائی حاصل کریں۔ سیکرٹری تعلیم مقامی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ نظارت تعلیم کو بھجوائیں اور ایسے بچوں کی فہرستیں مع ان کے کوائف کے بھی بھجوائیں تا آئندہ ان کی نگرانی کی جا سکے۔ (ناظر تعلیم)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۰۰۵: میں بخت بی بی زوجہ سلطان احمد قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن کالیہ ڈاکخانہ آنبہ ضلع شیخوپورہ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۲ روپے زیور اس وقت کوئی نہیں نقد روپیہ مبلغ ۵۲۵/- روپے ہے۔ کل میزان بمعہ حق مہر ۵۵۷/- روپے ہوئے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

نقط راقم الحروف عبدالحق ولد حاجی عیسیٰ ساکن کالیہ ڈاکخانہ آنبہ ضلع شیخوپورہ ۹/۳/۶۱

الامۃ: بخت بی بی زوجہ سلطان احمد نشان انگوٹھا۔

گواہ شد: حکیم محمد الدین ولد مولوی بشیر محمد صاحب کالیہ ڈاکخانہ آنبہ۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: حکیم عبدالرحمٰن ولد روشن دین صاحب جماعت آنبہ ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۶۰۰۶: میں حکیم محمد الدین ولد بشیر محمد صاحب احمدی قوم کھوکھر پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کالیہ۔ ڈاکخانہ آنبہ ضلع شیخوپورہ۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ دکانداری پرچون واقعہ کالیہ مبلغ ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: حکیم محمد الدین۔

گواہ شد۔ محمد موسیٰ ولد ملک دائم سکنہ کالیہ ڈاکخانہ آنبہ ضلع شیخوپورہ ۹/۳/۶۱

گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم ڈسپیچر وصایا کارکن دفتر وصیت ۹/۳/۶۱

نمبر ۱۶۰۲۸: میں خواب بی بی زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ حال بیگم کوٹ ڈاکخانہ شاہدرہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ تین صد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور انگوٹھی اور کانٹے وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی ۱۹۵/- روپے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں۔ میں مذکورہ بالا جائیداد مالیتی ۴۹۵/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر زندگی میں کوئی ذریعہ آمد پیدا کروں تو اس آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ اس وقت کوئی آمد نہیں اور اگر کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

الامۃ: نشان انگوٹھا خواب بی بی

گواہ شد: چوہدری محمد حسین بقلم خود ٹھیکیدار خاوند موصیہ ۱۶/۹/۶۰

گواہ شد: حکیم نظام الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موضع بیگم کوٹ ڈاکخانہ شاہدرہ ۱۶/۹/۶۰

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۱/۴/۶۱ کو بروز جمعہ بوقت ۱۲ بجے دن محترمہ امینہ بی بی اہلیہ عبدالحق صاحب ٹھیکیدار کلاسوالہ بعمر ۷۰ سال وفات پاگئیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک، حلیم الطبع خاتون تھیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (صوفی اقبال احمد محمد صدیق لطیف احمد پسران عبدالحق ٹھیکیدار)

آپ کی قیمت اخبار مئی ۱۹۶۱ء میں ختم ہے

مندرجہ ذیل احباب کو وی۔ پی کئے جارہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر مشکور فرماویں۔ نیز جن احباب کو ان کے ارشاد پر وی۔ پی نہیں کئے جاتے۔ وہ بھی براہ مہربانی اپنا چندہ جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

نمبر خریداری	تاریخ	نام خریدار
۲۱۷۶	۱-۵-۶۱	چوہدری محمد یوسف صاحب
۲۱۹۵	"	" محمد عبداللہ صاحب
۲۱۱	"	عبدالرزاق اینڈ سنز
۳۱۲	"	چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب
۱۰۶	"	بیگم صاحبہ چوہدری تاج محمد صاحب
۳۰۸۷	"	ملک محمد حسین صاحب
۳۶۲۱	"	ڈاکٹر رشید احمد صاحب
۲۶۲۳	۲-۵-۶۱	یونس اینڈ کمپنی لمیٹڈ
۱۶۹۸	"	MR. Mohammad Sh. B.A
۲۵۳۴	"	ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب
۱۹۸۸	"	ملک مبشر احمد صاحب
۲۱۵۳	۴-۵-۶۱	مسز بشریٰ ملک صاحبہ
۳۴۶۴	"	محمد تسیم صاحب محمود
۲۰۶۵	"	مولوی عبدالکریم صاحب
۳۶۲۴	"	مستری علی محمد انور صاحب
۳۶۷۶	"	S. M. Zahir Hashim Sh.
۳۶۴۷	"	عادل ایاز صاحب
۲۹۴	۵-۵-۶۱	فقیر محمد خان صاحب
۳۳۳۶	"	مرزا اسحٰق بیگ صاحب
۲۴۵۳	"	آر بیگم چوہدری نذیر احمد صاحب
۶۹	۶/۵/۶۱	میاں احمد خان صاحب
۳۴۶۸	"	چوہدری محمد شفیع صاحب
۳۴۱۶	۷/۵/۶۱	بیگم صاحبہ چوہدری نور دین جہانگیر صاحب
۳۳۳۰	۸/۵/۶۱	انجمن احمدیہ کراچی
۳۳۷۹	"	خالق داد خان صاحب
۳۲۷۱	"	Abdul Momin Sh.
۱۸۸۶	"	ڈاکٹر عبدالصمد خان صاحب چوہدری
۲۵۳۷	"	نصر احمد صاحب
۸۴۴	"	ڈاکٹر محمد زبیر صاحب

نمبر خریداری	تاریخ	نام خریدار
۲۸۷۶	۹/۵/۶۱	زبیر حسان صاحب
۳۰۸۲	"	چوہدری ظفر احمد صاحب
۲۷۳۹	"	حکیم غلام رسول صاحب
۲۶۵۷	۱۰/۵/۶۱	محمود رشید الدین صاحب
۱۵۹۰	۱۱/۵/۶۱	ملک محمد صادق صاحب دبیر
۲۴۹۶	۱۱/۵/۶۱	چوہدری محمد اسحٰق صاحب احمدی
۳۳۳۶	"	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اسکردو
۳۵۱۰	"	ڈاکٹر حاجی عبدالرحمٰن صاحب عباسی
۲۶۲۸	"	شیخ منیر الدین احمد صاحب
۳۶۳۸	"	ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب چوہدری
۳۷۶۹	"	کیپٹن چوہدری عبدالقادر صاحب
۳۷۷۱	۱۲/۵/۶۱	Ch. Rahmat Ali Zaffer.
۳۷۷۴	"	چوہدری دین محمد صاحب
۳۷۷۵	"	منصور احمد صاحب ملک
۳۹۳۲	"	پیرزادہ مصباح الدین احمد صاحب
۳۶۳۴	"	عبدالمجید صاحب امجد
۲۳۴۹	"	محمود احمد صاحب
۲۶۳۴	۱۳/۵/۶۱	چوہدری حفیظ احمد صاحب باجوہ
۲۶۳۶	۱۴/۵/۶۱	اقبال احمد صاحب ناصر پیر کوٹی
۷۷۱	"	عبدالمنان صاحب
۲۵۴۶	"	چوہدری صلاح الدین صاحب
۲۱۰۲	"	چوہدری حیات محمد صاحب
۱۸۹۷	"	چوہدری عنایت اللہ خان صاحب
۳۰۱۱	۱۵/۵/۶۱	خواجہ محمد یوسف صاحب
۳۵۹۴	"	چوہدری عبدالغفور صاحب

(باقی)

قبر کے عذاب سے بچو
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزہ فہمیدہ سلطانہ ایم اے کا نکاح ہمراہ ڈاکٹر محمد طارق خان بی۔ ڈی ایس۔ ڈبلیو۔ پی۔ ایچ۔ ایس ولد چوہدری محمد یعقوب خان صاحب آف گل جیج بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محترمی چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات نے مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۱ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ گجرات میں پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

ضیاء اللہ انور کرم منزل گجرات

لاؤس میں تمام محاذوں پر جنگ بند ہو گئی

دہلی میں بین الاقوامی کمیشن لاؤس جانے کے لئے تیار ہے

ہانگ کانگ ۴ رمئی لاؤس میں بائیں بازو کی فوجوں کے کمانڈر کیپٹن کھونگ لی نے کل اپنی فوجوں کو جنگ بند کرنے کا حکم دے دیا۔ اس کے بعد لاؤس میں جنگ بند ہو گئی۔ پیکنگ ریڈیو نے کہا ہے کہ کیپٹن کھونگ لی کی فوجوں کو جنگ بندی کا حکم جاری ہونے کے کچھ دیر بعد پتھیٹ لاؤ دستوں کو بھی جنگ بند کرنے کا حکم دیدیا گیا تھا۔

کیپٹن کھونگ لی نے جنگ بندی کا حکم جاری کرتے وقت یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ دائیں بازو کی فوجیں بھی جنگ بند کر دیں۔ اور ان کی حکومت کا نمائندہ جنگ بندی کے مذاکرات کے لئے معمول کے مطابق "نام ہنا مان" کے گاؤں یا دونوں فوجوں کے اگلے مورچوں کے درمیان کسی اور مناسب جگہ پر پہنچ جائے۔ انہوں نے کہا کہ دائیں بازو کی فوجوں کے نمائندہ کے ساتھ "جنگ بندی اور عارضی صلح" کے ضوابط طے کرنے چاہئیں۔

مغربی ملکوں کے فوجی مبصروں نے کہا ہے کہ لاؤس کی صورت حال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سارے ملک میں عملاً جنگ بند ہو چکی ہے اور تمام محاذوں پر فوجی کارروائیاں بند ہو چکی ہیں۔ برطانیہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر ایڈورڈ ہیتھ نے کہا کہ بائیں بازو کی فوجوں کے نام جنگ بند کرنے کی اپیل پتھیٹ لاؤ ریڈیو سے مسلسل نشر کی جاتی رہی ہے اس سے پہلے دن تیان کے شمالی علاقہ میں فریقین کے فیصلہ کے مطابق جنگ بندی مؤثر طریقہ سے عمل میں آ چکی تھی۔

ادھر اقوام متحدہ میں لاؤس میں تازہ ترین حالات کا جائزہ لینے کے لئے آج پھر جنگاک میں سیٹو کونسل کے نمائندوں کا اجلاس ہوا۔ سیٹو کے سیکرٹری جنرل سے جب بائیں بازو کی فوجوں کے نام جنگ بندی کے حکم کے بارے میں تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کی توقع گزشتہ تین دن سے کی جا رہی تھی۔ تھائی لینڈ کی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ سیٹو کی فوجی مشقوں میں حصہ لینے والا امریکی طیارہ بردار جہاز "کورل سی" جو بورنیو کے قریب جنگی مشقوں سے علیحدہ ہو گیا تھا۔ تھائی لینڈ کے سمندر میں داخل نہیں ہوا۔ اور وہ غالباً جنوبی چین کے سمندر میں لاؤس سے نسبتاً زیادہ قریب ہوگا۔

فلپائن میں امریکی بحریہ کے ترجمان نے "کورل سی" کی نقل و حرکت کے بارے میں تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے اس سمندری جہاز پر بڑی تعداد میں لڑاکا اور بمبار قسم کے جیٹ طیارے ہیں۔ یہ طیارے ہر قسم کے موسم میں پرواز کر سکتے ہیں۔

نئی دہلی کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ لاؤس میں جنگ بندی کے پیش نظر لاؤس کا بین الاقوامی کمیشن لاؤس جانے کے لئے بالکل تیار ہے۔

لندن ۴ رمئی۔ انٹرنیشنل کمیٹی کے چیئرمین نے کہا ہے کہ کمیٹی اپنی رپورٹ اسی ماہ کے آخر میں پیش کر دیگی۔

چوبیے کی رہائی کے لئے برطانوی ارکان کی قرارداد

لندن ۴ رمئی برطانوی دارالعلوم کے بعض ارکان نے ایک پارلیمانی تحریک میں برطانوی حکومت سے استدعا کی ہے کہ کٹنگا کے مسٹر چوبیے کو کٹنگا کے حکام کی قید سے رہا کرانے کے اقدامات کئے جائیں ان ارکان میں سے بیشتر کنزرویٹو پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس قرارداد میں برطانوی حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی توجہ اس طرف مبذول کرائے۔

واشنگٹن ۴ رمئی۔ کل یہاں امریکی فوج نے اعلان کیا ہے کہ لاؤس میں امریکہ کے امدادی مشن کے چار ارکان ۲۲ اپریل سے لاپتہ ہیں۔ ان میں سے ایک افسر کیپٹن ہے ۲۶ ۲۲ اور تین سارجنٹ ہیں۔ وہ وانگ وینگ کے علاقے سے غائب ہو گئے ہیں جہاں وہ لاؤس کی شاہی فوج کے سپاہیوں کو تربیت دیتے تھے۔

درخواست دعا

مکرم سید جلیل شاہ صاحب کی صاحبزادی صاحبہ جن کا نکاح مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کے ساتھ ہوا تھا آجکل بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ بے چینی اور گھبراہٹ بہت ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۳۰/۴/۶۱ کو مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب پریذیڈنٹ فیکٹری ایریا ربوہ نے اپنے لڑکے چوہدری رفیق احمد جمیل صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ کے بعض ناظر صاحبان اور افسران کے علاوہ دوسرے احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ مکرم صاحبزادہ میرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے دعا فرمائی۔

چوہدری رفیق احمد جمیل صاحب کا نکاح مورخہ ۲۷/۴/۶۱ کو محترمہ امۃ العزیز صاحبہ بنت بابو رحمت اللہ خان صاحب ملتان شہر سے مکرم ملک عمر علی صاحب کھوکھر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان نے دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا تھا۔ اور ۲۸/۴/۶۱ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

کراچی سے لیکر پشاور تک

"بے بی ٹانک" کے متعلق آپ نے مختلف علاقوں سے آنے والی کچھ آراء الفضل میں پڑھی ہوں گی۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کراچی سے لیکر پشاور تک بچوں کی اس جدید ترین ٹانک کو سراہا اور پسند کیا جا رہا ہے۔

ہمیں "بے بی ٹانک" اور دیگر خاص الخاص ادویہ کے لئے پاکستان کے مختلف علاقوں میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے ڈاکٹر اور حکیم صاحبان کو ترجیح دی جائے گی۔ ویسے (قانوناً) ان بے ضرر اور مفید ادویات کی خرید و فروخت ہر شخص کر سکتا ہے۔ مکمل فہرست ادویہ اور شرائط ایجنسی وغیرہ خط لکھ کر حاصل کریں۔

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

نور لوشن

داغ، دھبے، کیل اور چھائیوں کو دور کرکے چہرے کو خوبصورت اور شگفتہ بناتا ہے۔
قیمت دو روپے فی شیشی علاوہ خرچ ڈاک

المنار دواخانہ ربوہ

ایصالِ ثواب

مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحیم صاحب ایس۔ ڈی۔ او (ریٹائرڈ) اسلام پارک لاہور تحریر فرماتی ہیں:۔

"میرے والدین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا ہے وہ دونوں موصی تھے۔ اب بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ ان کی روحوں کو ثواب پہنچانے کے لئے ان کے نام پر پانچ پانچ روپے تحریک جدید میں دیتی رہوں۔ پس یہ رقوم چندہ ماہ اپریل کے ساتھ افسر صاحب خزانہ کو بھیج دی ہیں اور اللہ تعالیٰ جب تک توفیق دے گا بھیجتی رہوں گی۔"

خدا تعالیٰ دوسرے احباب کو بھی توفیق فرمائے۔ کہ وہ بھی مرحومین کو ثواب پہنچانے کے طریق سے دین کی خدمت بجا لائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴